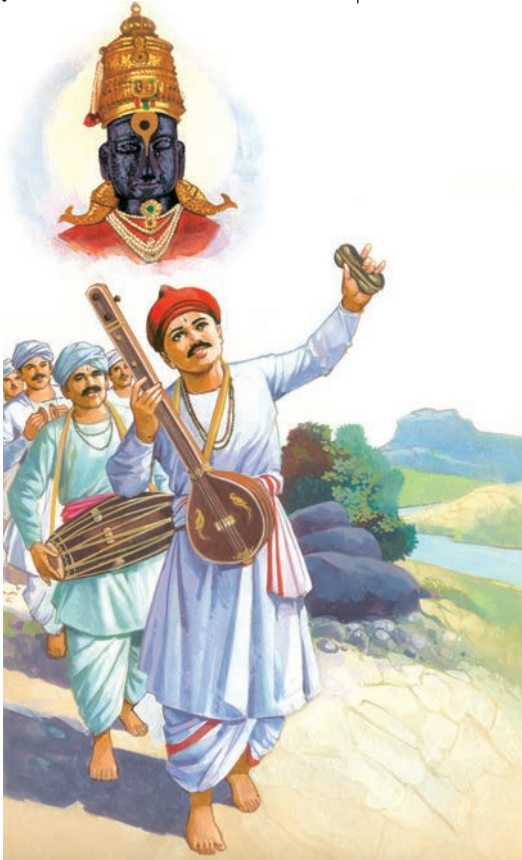


۲۔ سنتوں کی تعلیمات

مہاراشٹر میں شری چکر دھر، سنت نام دیو، سنت گیانی شور، سنت چوکھا میڑا جیسے کئی سنت ہو گزرے ہیں۔ ان کی تعلیمات کو سماج کے مختلف طبقات سے آنے والے سنتوں نے آگے بڑھایا۔ سنت گورو با، سنت ساوتا، سنت زہری، سنت ایکنا تھ، سنت شیخ محمد، سنت تکارام، سنت نیلوبا وغیرہ کا شمار ایسے ہی سنتوں میں ہوتا ہے۔ اسی طرح سنت جنابائی، سنت سورابائی، سنت نرملا بائی، سنت مکتا بائی، سنت کانہوپاترا اور سنت بہینا بائی شیور کر کا شمار بھی سنتوں کے اس گروہ میں ہوتا ہے۔

سنت نام دیو: سنت نام دیو کو وٹھل سے بڑی عقیدت تھی۔ وہ ایک دیہات 'نرسی' کے رہنے والے تھے۔ سنت نام دیو نے کئی ابھنگ لکھے اور کیرتن کر کے لوگوں کو بیدار کیا۔ انھوں نے پورے مہاراشٹر میں گھوم گھوم کر بھاگوت دھرم پھیلایا اور لوگوں کو بھکتی کی تعلیم دی۔ لوگوں کے دلوں میں مذہب کی



سنت نام دیو

انھوں نے لوگوں کو رحم، عدم تشدد (اہنسا)، دوسروں کی بھلائی، خدمت، مساوات اور بھائی چارہ جیسی خوبیوں کی تعلیم دی۔ ان سنتوں نے لوگوں کے دلوں میں مساوات کا جذبہ جگایا اور بتایا کہ کوئی چھوٹا یا بڑا نہیں بلکہ سب انسان برابر ہیں۔ اسی طرح مہاراشٹر میں سمرتھ رام داس نے اپنا کام انجام دیا۔

شری چکر دھر سوامی: شری چکر دھر سوامی بنیادی طور پر گجرات کے ایک شاہی گھرانے کے شہزادے تھے۔ وہ



شری چکر دھر سوامی

کون کرے گا؟“ بہن کی اس نصیحت نے گیانیثور کی ہمت بندھائی۔ وہ اپنا دُکھ بھول کر لوگوں کی خدمت میں لگ گئے۔ اس وقت غریبوں اور پسماندہ لوگوں کے ساتھ مذہب کے نام پر نا انصافی ہوتی تھی۔ انھوں نے لوگوں کو پُر زور نصیحت کی: ”ایشور سے عقیدت رکھو۔ ہر ایک سے یکساں سلوک کرو۔ دُکھیوں کی مدد کرو اور اُن کے دُکھ دُور کرو۔“ ان کی نصیحتیں پچھلے سات سو سالوں سے مہاراشٹر کے کونے کونے میں گونج رہی ہیں۔

اس زمانے میں مذہبی معلومات سنسکرت کتابوں میں بند تھیں۔ عام لوگوں کی بول چال اور کاروبار کی زبان مراٹھی تھی۔ گیانیثور نے مراٹھی زبان میں گیانیثوری جیسی ضخیم کتاب لکھی۔ انھوں نے مذہبی علوم کے دروازے لوگوں کے لیے کھول دیے اور انھیں بھائی چارگی اور محبت کی تعلیم دی۔ گیانیثور نے جوانی میں پونہ کے قریب آ لندی مقام پر زندہ سادھی لے لی۔ آج بھی لاکھوں لوگ بڑی عقیدت کے ساتھ ہر سال اشاڑھی کارٹک کو آ لندی۔ پنڈھری جاتے ہیں۔



سنت گیانیثور

حفاظت کرنے اور بھکتی کے راستے پر چلنے کا جذبہ بیدار کیا۔ آگے چل کر سنت نام دیو نے پورے بھارت کا دورہ کر کے مذہبِ انسانیت کا پیغام پہنچایا۔ پنجاب جا کر انھوں نے لوگوں کو مساوات کی تعلیم دی۔ ہندی میں بھجن لکھے۔ ان کے کچھ بھجن آج بھی سکھوں کی مذہبی کتاب ’گرو گرنٹھ صاحب‘ میں موجود ہیں۔ مہاراشٹر میں ان کے ابھنگ بڑی عقیدت کے ساتھ گھر گھر میں گائے جاتے ہیں۔

سنت گیانیثور: سنت گیانیثور آپے گاؤں کے رہنے

والے تھے۔ سوپان دیو اور نیورتی ناتھ اُن کے بھائی تھے۔ ان کی بہن کا نام مکتا بائی تھا۔ اس وقت کے پرانے خیالات کے لوگ ان بہن بھائیوں کو سنیا سی کی اولاد کے نام سے پکارتے تھے کیونکہ ان کے والد نے گھر بار چھوڑ کر سنیا س لے لیا تھا لیکن کچھ عرصے کے بعد وہ اپنے گرو کی ہدایت پر گھر واپس آ کر عام لوگوں کی طرح زندگی بسر کرنے لگے۔ یہ عمل لوگوں کو پسند نہ آیا۔ سنیا س ترک کرنے کے بعد ان کے گھر چار بچوں کا جنم ہوا تھا۔ بعض پرانے خیالات کے لوگ ان بچوں کا مذاق اُڑاتے تھے اور ان کو برادری سے باہر سمجھتے تھے۔

گیانیثور ایک بار جھولی لٹکائے بھکشا مانگنے نکلے، لیکن گاؤں والوں نے انھیں برا بھلا کہا اور کسی نے انھیں بھکشا نہیں دی، اس سے ان کا دل ٹوٹ گیا۔ وہ اپنی جھونپڑی میں واپس آئے اور دروازہ بند کر کے غمگین بیٹھ گئے۔ تبھی ان کی بہن مکتا بائی نے جھونپڑی کے دروازے پر دستک دی اور کہا ”گیانیثور دروازہ کھولو، رنج اور افسوس سے کام نہیں چلے گا۔ غمگین بیٹھے رہے تو دنیا کی بھلائی

سنت ایکنا تھ : سنت نام دیو اور سنت گیا نیشور کے

کاموں کی روایات کو سنت ایکنا تھ نے جاری رکھا۔ سنت ایکنا تھ پٹھن کے رہنے والے تھے۔ انھوں نے بھکتی کا پرچار کیا۔ انھوں نے کئی ابھنگ، اوویا اور بھاروڈ لکھے۔ آپس میں

ایکنا تھ کے کانوں میں اس کے رونے کی آواز آئی۔ انھوں نے اس کے ماں باپ کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھا۔ وہ دوڑتے ہوئے اس بچے کے پاس پہنچے اور اسے گود میں اٹھا لیا، اس کے آنسو پونچھے اور بچے کو اس کے گھر پہنچا آئے۔ اس طرح سنت ایکنا تھ نے اپنے کردار اور عمل سے لوگوں کے دلوں پر محبت اور ہمدردی کا نقش چھوڑا۔



سنت ایکنا تھ

سنت تکارام : شیواجی مہاراج کے

زمانے میں تکارام اور رام داس سنت ہو گزرے ہیں۔ سنت تکارام پونہ کے قریب دیہوگاؤں کے رہنے والے تھے۔ ان کے گھر بھیتی باڑی تھی۔ ان کی کرانہ کی دکان بھی تھی۔ ان کے آبا و اجداد مجبور اور ضرورت مند لوگوں کو قرض دیا کرتے

تھے، لیکن تکارام نے قرض کی وصولیابی کے اپنے حصے کے کھاتے اندرائی ندی میں غرق کر دیے اور بہت سے لوگوں کو

اونچ نیچ اور کسی قسم کی تفریق نہ کرنے کی تعلیم دی۔ بھکتی کی اہمیت بتلائی۔ غریب اور پس ماندہ لوگوں کو اپنے سے قریب

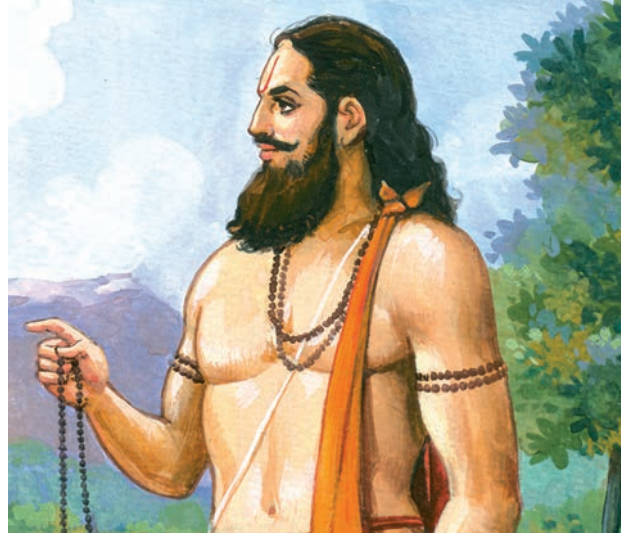
کیا۔ اس کے علاوہ انھوں نے بے زبان جانوروں سے خود بھی ہمدردی کی اور لوگوں کو بھی نصیحت کی کہ وہ بے زبان جانوروں کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کریں۔ سنت ایکنا تھ جو کہتے تھے اس پر عمل بھی کرتے تھے۔



سنت تکارام

ایک دن وہ نہانے کے لیے گوداوری ندی پر گئے۔ دوپہر کا وقت تھا۔ دھوپ تیز تھی۔ ریت تپ رہی تھی۔ انھوں نے دیکھا کہ ندی کی پتی ریت پر ایک چھوٹا سا بچہ بیٹھا رو رہا ہے۔

مہاراشٹر میں ہر طرف ”گیان با-تکارام“ کا نعرہ سنائی دیتا ہے۔ گیانیشور ہی کو ”گیان با“ کہا جاتا ہے۔ آج بھی ”تکارام“ کا گاتا، گھر گھر میں پڑھی جاتی ہے۔



سمرتھ رام داس: اسی زمانے میں مہاراشٹر کے کونے کونے میں رام داس کے نعرے ”جے جے رگھو ویر سمرتھ“ کی گونج سنائی دیتی تھی۔ مراٹھواڑا میں رام نومی کے دن گوداوری کے کنارے پر واقع ایک گاؤں جامب میں ان کا جنم ہوا۔ رام داس کا اصلی نام نارائن تھا مگر وہ خود کو ”رام کا داس“ کہا کرتے تھے۔ انھوں نے اپنی کتاب ’داس بودھ‘ کے ذریعے لوگوں کو بڑے قیمتی اُپدیش دیے۔ اچھے خیالات اور اچھے عمل کی تعلیم دی۔ انھوں نے لوگوں کو طاقت کی قدر و قیمت سمجھانے کے لیے جگہ جگہ ہنومان کے مندر بنوائے۔ ان کی نصیحت تھی کہ حرکت اور طاقت میں برکت اور کامیابی ہے۔ انھوں نے لوگوں کو نا انصافی کے خلاف متحد ہو کر لڑنے کے لیے اُکسایا۔ اس سے اس وقت کے لوگوں کو کافی حوصلہ ملا۔

سنتوں اور بزرگوں کی تعلیم سے لوگ بیدار ہو گئے، مذہب کا احترام بڑھا اور لوگوں نے اپنے آپ پر بھروسہ کرنا سیکھا۔ شیواجی مہاراج نے ملک میں سوراج قائم کرنے کے لیے سنتوں کی تعلیم سے پورا فائدہ اٹھایا۔

سمرتھ رام داس

قرض سے آزاد کر دیا۔ وہ قریب کی پہاڑی پر جا کر ٹھل کے بھجن گاتے اور اشارھی۔ کارتک کو پنڈھر پور جاتے تھے۔ وہ کیرتن کرتے، ابھنگ لکھتے اور اسے لوگوں کو سناتے تھے۔ ہزاروں لوگ ان کا کیرتن سننے آتے تھے۔ شیواجی مہاراج بھی ان کے کیرتن میں شریک ہوا کرتے تھے۔ سنت تکارام لوگوں کو ہمدردی، معافی، شانتی اور مساوات کی تعلیم دیتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے ”وہ انسان نیک ہے، بڑا ہے اور فرشتہ صفت ہے جو دکھیوں کو اپنا سمجھے۔ اپنی اس نصیحت کو انھوں نے لوگوں کے دلوں پر نقش کر دیا۔ ان کے دلوں میں انسانیت کا جذبہ بیدار کیا۔ لوگ تکارام کی جے جے کا کرنے لگے۔ آج بھی

مشق

(د) سمرتھ رام داس نے طاقت کی قدر و قیمت سمجھانے کے لیے جگہ جگہ کے مندر بنوائے۔

۲۔ ہر سوال کا جواب ایک جملے میں دیجیے:

(الف) شری چکر دھر سوامی کس تفریق میں یقین نہیں رکھتے تھے؟

(ب) سنت نام دیو نے لوگوں کے دلوں میں کون سا جذبہ بیدار کیا؟

۱۔ مناسب الفاظ سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

(الف) سنت نام دیو کو سے بڑی عقیدت تھی۔

(ب) گیانیشور نے جوانی میں پونہ کے قریب مقام پر زندہ سادھی لے لی۔

(ج) سنت تکارام نے قرض کی وصولیابی کے اپنے حصے کے کھاتے ندی میں غرق کر دیے۔

(ب) سنت تکارام نے کس نصیحت کو لوگوں کے دلوں پر نقش کیا؟

عملی کام:

مہاراشٹر میں کئی مذہبی بزرگ ہو گزرے ہیں۔ ان کے بارے میں اپنے استاد کی مدد سے معلومات حاصل کیجیے۔

(ج) سنت ایکنا تھ نے لوگوں کو کیا تعلیم دی؟

(د) سمرتھ رام داس کی کیا نصیحت تھی؟

۳۔ دو تین جملوں میں جواب لکھیے:

(الف) سنت گیا نیشور اپنی جھونپڑی کا دروازہ بند کر کے کیوں بیٹھ گئے؟

